ابوزکریا یحییٰ یوحنا ابن ماسویہ

عہدِ عباسی کی ایک ممتاز علمی شخصیت

وسیم احمد اعظمی۔ ۵۸۳۰ شیخوپورہ کالونی علی گنج لکھنؤ۔

ابوزکریا یحییٰ، یوحنا ابن ماسویہ النسطوری، البغدادی کا شمار عہدِ عباسی کے نامور اطباء میں ہوتا ہے ابن ندیم نے اس کا نام ابوزکریا یحییٰ بن ماسویہ[1] عمر رضا کحالہ نے ابوزکریا یوحنا ابن ماسویہ[2] اور قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی نے طبقات الامم (مؤلفہ صاعد بن احمد الاندلسی متوفی ۴۶۲ھ) کے اردو ترجمہ کے حاشیہ پر ابوزکریا یحییٰ (یا) یوحنا ابن ماسویہ لکھا ہے[3]۔

تاریخ کی کتابوں اور طبی تذکروں میں اسکے سنہ ولادت کی وضاحت نہیں ملتی عمر رضا کحالہ نے سنہ وفات ۲۴۳ھ / ۸۵۷ء، بعہد واثق باللہ (سنہ جلوس ۲۲۷ھ) لکھا ہے[4] آمنہ صبری مراد نے بھی اسی قول کو ترجیح دیا ہے[5] خدا بخش لائبریری پٹنہ۔۔

---

[1] الفہرست ص ۲۹۶، ابن ندیم [2] معجم المؤلفین ج ص عمر رضا کحالہ [3] حاشیہ اردو ترجمہ طبقات الامم ص ۵۸ (مترجم قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی) [4] معجم المؤلفین ج ص عمر رضا کحالہ۔ عہد کی تعیین میں عمر رضا کحالہ اور آمنہ صبری مراد سے تسامح ہوا ہے واثق باللہ کا عہد خلافت ۲۲۷ھ / ۸۴۲ء تا ۲۳۲ھ / ۸۴۷ء ہے۔ مسودہ میں ۲۴۳ھ / ۸۵۷ء المتوکل باللہ کا عہد خلافت ہے (وسیم احمد اعظمی)

کے عربی کیٹلاگ ج ۴ ص۱ میں کتاب المشجری تفصیلات کے ذیل میں عہد واثق باللہ ۲۱۳ھ جو تحریر ہے[2] غلام جیلانی نے اس کا عہد ۲۲۷ھ تا ۲۳۲ھ لکھا ہے[3] ابن ابی اصیبعہ نے عہد المتوکل باللہ (متوفی ۲۴۷ھ / ۸۶۱ء) تک حیات کا تذکرہ کیا ہے[4]

یوحنا کی وفات پر ایک شاعر نے چند اشعار نظم کیے تھے،

ان الطبیب لطبہ ودوائہ
لا یستطیع دفاع امر قد اتی

ما للطبیب یموت بالداء الذی
قد کان یبری منہ فیما قد مضی

مات المداوی والمداوی والذی
جلب الدواء وباعہ ومن اشتری

یہ بات افسوس ناک ہے کہ پروفیسر ای جی۔ براؤن (مولف اریبین میڈیسن) نے اس کو ہجائی نظم قرار دیا ہے[5]۔

یوحنا کا باپ ماسویہ پڑھا لکھا نہیں تھا، وہ جندی شاپور کے بیمارستان میں دواکوب کی حیثیت سے ملازم اور اس فن کا ماہر تھا۔ اسی لئے جبریل بن بختیشوع نے اس کو بغداد بلالیا، یہیں ایک کنیز کے بطن سے میخائیل اور یوحنا پیدا ہوئے،

---

[1] خدا بخش لائبریری کیٹلاگ ج ۴ ص۱ مرتبہ مولوی عظیم الدین۔ ملحوظ رہے کہ ۲۱۳ھ المامون (متوفی ۲۱۸ھ / ۸۳۳ء) کا عہد خلافت ہے، مولوی عظیم الدین سے عہد کی تعیین میں تسامح ہوا ہے (وسیم احمد اعظمی)
[2] مخزن الجواہر ص۹۳۶ [3] حکیم غلام جیلانی [4] عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ص۲۴۶، ابن ابی اصیبعہ، مطبوعہ بیروت ۱۹۷۵ء [5] بحوالہ طب العرب ص۱۱۲ مترجمہ نیر واسطی۔

گویا یوحنا نے جس ماحول میں پرورش پائی تھی وہ سراسر جندی شاپوری طبی اسکول کا ماحول تھا اور ماسویہ کے لڑکے میخائیل نے جہاں "طب عملی" میں حصہ لیا اور ایک نامور طبیب کی حیثیت سے شہرت پائی وہیں یوحنا "طب عملی" میں یکتا رہا۔

اخلاق :- یوحنا بن ماسویہ بہت خوش طبع واقع ہوا تھا بغداد میں اسکے گھر پر بزم آرائیاں ہوتیں، اطبار، حکمار اور ادیبوں کا مجمع رہتا تھا با ایں ہمہ اسکے مزاج میں تیزی اور بلا کی زود رنجی تھی، اکثر خفیف حرکتیں کرکے شرمندہ ہوتا۔ ویسے اگر ہم "آل ماسویہ" کا نفسیاتی تجزیہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا کے باپ ماسویہ میں بھی حسد اور طعن و تشنیع کا عنصر غالب تھا طبقات تذکروں سے پتہ چلتا ہے کہ جب جبریل بن بختیشوع کو ہارون الرشید (متوفی ۱۹۳ھ/۸۰۹ء) نے اپنا معالج بنا لیا تو اس کے علی الرغم کہ ماسویہ دواکوب تھا اسکو بہت تکلیف ہوئی تھی اور انہوں نے کہا تھا،

"ابوعیسیٰ (جبریل بن بختیشوع) قدر و منزلت کے آسمان پر جا پہنچا اور ہم اسی بیمارستان جندی شاپور میں پڑے ہیں"

یوحنا کا بھائی میخائیل بھی درشت طبیعت کا حامل تھا اس کے یہاں کسی قول کے جذب و قبول کا معیار بہت سخت تھا فن طب میں دو سو سال قبل کے اطبار کے اقوال ہی قبول کرتا اور متاخرین اطبار کے اقوال کو بالکلیہ رد کر دیتا بہرحال یوحنا کی اخلاقی پستی اور سفلہ پن کو اس کے خاندانی پس منظر میں دیکھنا چاہیئے انھوں نے ابوزید حنین بن اسحٰق العبادی (متوفی ۸۷۳ء) کو اپنے درس سے صرف اس لئے نکال دیا تھا کہ وہ حیرہ کا باشندہ تھا اور دوران درس مشکل

۱۔ لمحات من التاریخ الطب القدیم ص ۲۳۶ آمنہ صبری مراد۔

اور پیچیدہ سوالات کرتا تھا،

یوحنا بلاشبہ ذہین تھا، لیکن اسکے یہاں زبان پر قابو رکھنے کا عنصر نہیں تھا۔ ایک مرتبہ کسی شخص نے یوحنا کو ایک منصب کے سامنے بیٹھنے پر مجبور کیا تو اس نے جھنجھلا کر کہا۔

"اگر جہالت وحماقت، جس میں تو مبتلا ہے عقل سے بدل دی جائے اور پھر اس عقل کو سو کیڑوں میں تقسیم کر دیا جائے تو ہر کیڑا ارسطو سے زیادہ ذہین وعقیل ہوگا"

یہ اور اسی طرح کے متعدد واقعات ابن ابی اصیبعہ نے یوسف بن ابراہیم کے حوالے سے اپنی کتاب میں نقل کیے ہیں [۲]

بندر کی التشریح:- یوحنا بن ماسویہ سے ایک واقعہ منسوب ہے، کہ انسانی لاشوں کی عدم دستیابی کی وجہ سے اس نے بندروں پر عمل تشریح کیا تھا چنانچہ پروفیسر ای۔ جی براؤن "نامہ دانشوران" کے حوالے سے لکھا ہے:

"یوحنا بن ماسویہ نے انسانی لاشیں میسر آنے کی وجہ سے ایک خاص دار مسکن روم میں جو اسی مقصد کے لئے دریائے دجلہ کے کنارے تعمیر کرایا تھا بندروں کا ڈسیکشن کیا کرتا تھا اور ۸۳۶ء میں خلیفہ معتصم باللہ کے حکم سے فرمانروائے نوبہ نے اسکو بندر کی ایک مخصوص قسم مہیا کی تھی، جو قد وقامت میں انسان سے بہت مشابہ تھی"[۳]

---

[۱]: الفہرست ص ابن ندیم۔ [۲] عیون الانباء فی طبقات الاطباء ص ۱۸۴/۱ از ابن ابی اصیبعہ [۳] نامہ دانشوران ج ۲ ص ۳۷، ۳۸۔

"نامہ دانشوران"، اور بعض دیگر تذکروں میں "عیون الانباء فی طبقات الاطباء" کے حوالے سے یہ واقعہ نقل کیا گیا ہے لیکن میرے خیال سے تاریخ علم تشریح کی تدوین کے لئے اس واقعہ کو سنجیدگی سے لینے کے چنداں ضرورت نہیں ہے حقیقت تو یہ ہے کہ یوحنا بن ماسویہ کا چڑچڑا پن خلیفۂ وقت سے بھی ڈھکا چھپا نہ تھا اور طرفہ یہ کہ خود یوحنا کے پاس "حاحم" نام کی ایک بندریا تھی اور المعتصم باللہ نے یوحنا کے ہاں بندر بھیج کر ایک طرح کا مذاق کیا تھا۔

پروفیسر ای۔جی براؤن کا یہ کہنا بھی غیر صحیح ہے کہ یہ بندر خلیفہ معتصم باللہ نے منگوائے تھے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ بندر شہریار نوبہ جرجر بن زکریا نے رمضان المبارک ۲۲۱ھ میں المعتصم باللہ کو بطور ہدیہ بھجوائے تھے۔

مزید یہ بات بھی توجہ طلب ہے کہ اس روایت کے بعد ابن ابی اصیبعہ نے کہیں بھی اس کی وضاحت نہیں کی کہ جب اس بندر پر تشریح کا عمل کیا جا چکا تو مزید بندروں کے حصول کے لئے کیا اقدامات کیئے گئے دریائے دجلہ کے کنارے ڈیسکشن روم کی تعمیر کا تذکرہ ابن ابی اصیبعہ نے نہیں کیا ہے اتنا ضرور ہے کہ اس بندر پر عمل تشریح کے بعد یوحنا نے المعتصم باللہ کو یقین دلایا تھا کہ وہ علم تشریح پر ایک ایسی کتاب لکھے گا جو اسلامی عہد میں اپنی مثال آپ ہوگی[1]

ان باتوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ بندر پر عمل تشریح ایک اتفاق اور صرف اتفاق تھا۔ مناسب تو یہ ہے کہ یوحنا کے حوالے سے ہمیں تاریخ علم تشریح کی تدوین پر اس قدر زور نہیں دینا چاہیئے کیونکہ جب متقدمین اطباء کے یہاں انسانی لاشوں پر تشریح کا عمل ملتا ہے تو بہت بعد کے طبیب کی بابت اس قدر اصرار

---

[1] عیون الانباء فی طبقات الاطباء صفحہ ۲۵ ابن ابی اصیبعہ مطبوعہ بیروت ۱۹۶۵ء۔

اور پیچیدہ سوالات کرتا تھا،

یوحنا بلاشبہ ذہین تھا، لیکن اسکے یہاں زبان پر قابو رکھنے کا عمل نہیں تھا۔ ایک مرتبہ کسی شخص نے یوحنا کو ایک منصف کے سامنے بیٹھنے پر مجبور کیا تو اس نے جھنجھلا کر کہا۔

"اگر جہالت وحماقت، جس میں تو مبتلا ہے عقل سے بدل دی جائے، اور پھر اس عقل کو سو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا جائے تو ہر ٹکڑا ارسطو سے زیادہ ذہین وعقیل ہوگا"

یہ اور اسی طرح کے متعدد واقعات ابن ابی اصیبعہ نے یوسف بن ابراہیم کے حوالے سے اپنی کتاب میں نقل کیے ہیں[۲]

بندر کی اتشریح:- یوحنا بن ماسویہ سے ایک واقعہ منسوب ہے کہ انسانی لاشوں کی عدم دستیابی کی وجہ سے اس نے بندروں پر عمل تشریح کیا تھا چنانچہ پروفیسر ای، جی براؤن "نامہ دانشوران" کے حوالے سے لکھا ہے:

"یوحنا بن ماسویہ نے انسانی لاشیں میسر آنے کی وجہ سے ایک خاص روم میں جو اسی مقصد کے لئے دریائے دجلہ کے کنارے تعمیر کرایا تھا، بندروں کا ڈیسیکشن کیا کرتا تھا اور ۸۳۶ء میں خلیفہ معتصم باللہ کے حکم سے فرمانروائے نوبہ نے اسکو بندر کی ایک مخصوص قسم مہیا کی تھی، جو قد وقامت میں انسان سے بہت مشابہ تھی"۔[۳]

---

[۱]: الفہرست ص ۱ ابن ندیم۔ [۲] عیون الانباء فی طبقات الاطباء ص ۱۷۸ تا ۱۸۰ ج ۱ از ابن ابی اصیبعہ [۳] نامہ دانشوران ج ۲ ص ۳۷، ص ۳۸۔

"نامہ دانشوران" اور معجم ... تذکروں میں "عیون الانباء فی طبقات الاطبا" کے حوالے سے یہ واقعہ نقل کیا گیا ہے لیکن میرے خیال سے تاریخ علم تشریح کی تدوین کے لیے اس واقعہ کو سنجیدگی سے لینے کے چنداں ضرورت نہیں ہے حقیقت تو یہ ہے کہ یوحنا بن ماسویہ کا چرچا ابن خلیفہ وقت سے بھی ڈھکا چھپا نہ تھا اور طرفہ یہ کہ خود یوحنا کے پاس "حماحم" نام کی ایک بندریا تھی اور المعتصم باللہ نے یوحنا کے ہاں بندر بھیج کر ایک طرح کا مذاق کیا تھا،

پروفیسر ای۔جی براؤن کا یہ کہنا بھی غیر صحیح ہے کہ یہ بندر خلیفہ معتصم باللہ نے منگوائے تھے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ بندر شہریار نوبہ جرجر بن زکریا نے رمضان المبارک ۲۲۱ھ میں المعتصم باللہ کو بطور ہدیہ بھجوائے تھے،

مزید یہ بات بھی توجہ طلب ہے کہ اس روایت کے بعد ابن ابی اصیبعہ نے کہیں بھی اس کی وضاحت نہیں کی کہ جب اس بندر پر تشریح کا عمل کیا جا چکا تو مزید بندروں کے حصول کے لئے کیا اقدامات کیے گئے دریائے دجلہ کے کنارے ڈیسکشن روم کی تعمیر کا تذکرہ ابن ابی اصیبعہ نے نہیں کیا ہے اتنا ضرور ہے کہ اس بندر پر عمل تشریح کے بعد یوحنا نے المعتصم باللہ کو یقین دلایا تھا کہ وہ علم تشریح پر ایک ایسی کتاب لکھے گا جو اسلامی عہد میں اپنی مثال آپ ہوگی[1] ان باتوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ بندر پر عمل تشریح ایک اتفاق اور صرف اتفاق تھا مناسب تو یہ ہے کہ یوحنا کے حوالے سے ہمیں تاریخ علم تشریح کی تدوین پر اس قدر زور نہیں دینا چاہیے کیونکہ جب متقدمین اطباء کے یہاں انسانی لاشوں پر تشریح کا عمل ملتا ہے تو بہت بعد کے طبیب کی بابت اس قدر اصرار

---

[1] عیون الانباء فی طبقات الاطباء ص ۲۵ ابن ابی اصیبعہ مطبوعہ بیروت ۱۹۶۵ء۔

کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔

بیت الحکمت سے وابستگی:- یوحنا بن ماسویہ، بہت زیرک، خوش بیان اور طب علمی کا ماہر تھا۔ عربی یونانی اور سریانی زبانوں پر بھی اسکو کمال حاصل تھا، ہارون رشید نے ۸۰۶ھ کو عموریہ، انقرہ اور دیگر رومی عیسائیوں کے شہروں کی فتوحات کے موقع پر طب کی جس قدر کتابیں حاصل ہوئیں ان کو مختلف لسانیاتی و موضوعاتی شعبوں میں تقسیم کر کے جب تراجم کا ارادہ کیا تو یوحنا کو اس کا نگراں اور افسر اعلیٰ مقرر کیا[۱] اور خوشنویسوں کی ایک جماعت کو ترجمہ کی تسوید پر مامور کیا۔ ایک روایت کے مطابق کتابوں کی فراہمی کے لئے یوحنا نے بلاد روم کا سفر بھی کیا تھا[۲]

یوحنا بحیثیت معالج:- سابق میں مذکور ہوا کہ یوحنا "طب علمی" میں مہارت رکھتا تھا اور بلاشبہ بنیادی طور پر وہ تصنیف و تالیف کا آدمی تھا۔ اس کے باوجود خلفائے بنو عباس کے دربار سے وابستگی کے سبب بیمارستان بغداد کا نظم اور خلفاء کی صحتی تدابیر بھی اس کے فرائض منصبی میں شامل تھے۔ تذکروں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ہارون الرشید (متوفی ۸۰۹ء) کے عہد خلافت سے المتوکل (متوفی ۸۶۱ء) کے عہد خلافت تک طبی مشیر بھی تھا۔

بایں ہمہ یہ حقیقت ہے کہ معالج کی حیثیت سے یوحنا کا مقام بہت زیادہ بلند نہیں تھا۔ ابن ابی اصیبعہ نے المعتصم باللہ (متوفی ۸۴۲ء) کے طبیب خاص

---

[۱]: تاریخ الحکماء ص ۵۱۳ (فارسی ترجمہ) جمال الدین القفطی۔

[۲]: ....